مولانا محمد اکرم رحمانی
مدرس جامعہ سلفیہ

عـــدل

قسط نمبر ۳

قولہ تعالیٰ: ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربی وینھی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون۔ (النحل)

عدل کا تیسرا مفہوم ہے کہ انسان اپنے نفس اور تمام مخلوقات کے درمیان عدل و انصاف کرے۔ اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ تمام مخلوقات کے ساتھ خیر خواہی اور ہمدردی کا معاملہ اور کسی ادنی اور اعلیٰ معاملہ میں کسی سے خیانت نہ کرے، سب لوگوں کیلئے اپنے نفس سے انصاف کا مطالبہ کرے کسی انسان کو اس کے کسی قول و فعل سے ظاہراً یا باطناً کوئی ایذاء اور تکالیف نہ پہونچے۔

اسی طرح ایک عدل یہ ہے کہ جب دو فریق اپنے کسی معاملہ کا محاکمہ اس کے پاس لائیں تو فیصلہ میں کسی کی طرف میلان کے بغیر حق کے مطابق فیصلہ کرے۔

اور ایک عدل یہ بھی ہے کہ ہر معاملہ میں افراط و تفریط کو ترک کرتے ہوئے میانہ روی اختیار کرے۔ ابو عبداللہ رازیؒ نے یہی معنی اختیار کر کے فرمایا، کہ لفظ عدل میں عقیدہ کا اعتدال، عمل کا اعتدال، اخلاق کا اعتدال سب شامل ہیں۔

امام قرطبیؒ نے عدل کے مفہوم میں اس تفصیل کا ذکر کر کے فرمایا کہ یہ تفصیل بہت بہتر ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مذکورہ آیت کا صرف ''لفظ عدل'' تمام اعمال و اخلاق حسنہ کی پابندی اور برے اعمال و اخلاق سے اجتناب کو حاوی اور جامع ہے۔ تفصیلات کیلئے دیکھئے: (معارف القرآن ج ۵)

حقیقت یہ ہے کہ اگر آج ہم اسلام کے نظام عدل کو اس کی اصل صورت اور اس کے تمام تقاضوں کے ساتھ نافذ کر دیں تو سسکتی تڑپتی انسانیت خود بخود اسلام کے دامن میں آ جائے۔ عوام الناس عدالتی گورکھ دھندوں اور حکمرانوں اور وڈیروں کے ظلم و ستم سے تنگ آئے ہوئے ہیں۔ علماء حق کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ مظلوم انسانیت کے سامنے قرآن کریم کی انقلابی تعلیمات کو پیش کریں، اور انہیں قرآن حکیم کے مطالعہ کی دعوت دیں، قرآن کریم نے انسانیت کی فلاح و بہبود کیلئے جو عادلانہ نظام پیش کیا ہے اور جس قدر زندگی کے تمام شعبوں میں عدل کے متعلق تفصیلات پیش کی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں زندگی کے ہر پہلو میں عدل و انصاف کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

گناہوں سے مغفرت اور درجات کی بلندی کے اسباب

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ۔ قال قال رسول اللہ ﷺ: الا ادلکم علی ما یمحواللہ بہ الخطایا ویرفع بہ الدرجات؟ قالوا بلیٰ یا رسول اللہ ﷺ، قال اسباغ الوضوء علی المکارہ، وکثرۃ الخطا الی المسجد، وانتظار الصلوٰۃ بعد الصلوٰۃ فذالکم الرباط۔ (رواہ المسلم، کتاب الطھارۃ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے اعمال نہ بتاؤں جن کے کرنے سے اللہ گناہ مٹا دے اور درجے بلند فرما دے؟ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ ضرور کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا مشقت اور ناگواری کے باوجود مکمل طریقے سے وضوء کرنا، مسجدوں کی طرف زیادہ قدم چل کر آنا (دور سے آنا) اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ پس یہ (اجر و ثواب میں) سرحد پر مورچہ زن رہنے کی طرح ہی ہے۔

قارئین کرام! رباط، سرحد پر مورچہ زن رہ کر سرحدوں کی حفاظت کرنے کو کہتے ہیں۔ یعنی یہ جہاد کا مسلسل عمل ہے۔ اعمال صالحہ اور عبادت پر مواظبت (ہمیشگی) کو رباط کے ساتھ تشبیہہ دی گئی ہے۔ مشقت اور ناگواری کے باوجود مثلاً سخت سردی میں تمام اعضاء کا دھونا نہایت گراں ہوتا ہے۔ لیکن ایک مسلمان اللہ کی رضاء کیلئے ایسا کرتا ہے۔ اسلئے اسکا اجر بھی بقدر مشقت زیادہ ہوگا۔ اسی طرح مسجد کا قرب بھی اگرچہ بعض اعتبار سے نہایت مفید ہے۔ لیکن گھر کا مسجد سے دور ہونا اس لحاظ سے بہتر ہے کہ جتنے قدم مسجد کی طرف اٹھیں گے۔ اتنا ہی اجر و ثواب اس کو زیادہ ملے گا۔ اس فضیلت سے قریب رہنے والے محروم رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ایسے اعمال کی توفیق عطا فرمائے جن سے ہمارے گناہ معاف ہو جائیں اور درجات کی بلندی ہو۔ آمین